السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا صحیح بخاری میں شیعہ راوی موجود ہیں اور یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا امام نسائی اور امام حاکم رحمھم اللہ بھی شیعہ تھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں واقعتا صحیح بخاری میں کچھ شیعہ راوی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک شیعہ اور روافض میں بہت فرق ہے ان کا معاملہ آج کل کے شیعہ حضرات کی طرح نہ تھا کہ ان کے روافض کے مابین کچھ فرق وامتیاز نہیں بلکہ متقدمین کے نزدیک شیعہ سے مراد وہ لوگ تھے جو صرف تفضیل کے قائل تھے یعنی علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل جانتے تھے ،اگرچہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برحق امام اور صحابی سمجھتے تھے مگر اس طرح کے کچھ لوگ اہل سنت میں بھی گذرے ہیں جو علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیتے تھے لہذا یہ ایسی بات نہیں جو بہت بڑی قابل اعتراض ہو ہاں کچھ شیعہ شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے علی رضی اللہ عنہ کو افضل سمجھتے تھے اگرچہ وہ شیخین رضی اللہ عنہما کے متعلق اس عقیدہ کے حامل بھی تھے کہ وہ برحق امام اور صحابی رضی اللہ عنہم تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ کو افضل قرار دیتے تھے اور ان کی بات زیادہ سے زیادہ بدعت کے زمرہ میں آتی ہے اور اصول حدیث میں بتدعین کی روایت کو درج ذیل شرائط سے قبول کیا گیا ہے ۔

(1)وہ صدوق ہو متہم بالکذب نہ ہو، عادل ہو۔

(2)وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہ ہو۔

(3)اس کی روایت اس کی بدعت کی مؤید نہ ہو۔

باقی روافض وہ تو متقدمین کے نزدیک وہ تھے جو علی رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کو معاذاللہ بے دین اور غاصب وغیرہ کہتے رہتے ہیں گویا ان لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر کو ترک کردیا ہے اس طرح کے شخص کی روایت قطعا غیر مقبول ہے ۔

شیعیت اور رافضیت کی یہ تحقیق علامہ امیر علی نے اپنی کتاب تقریب التہذیب کے حاشیہ کے متصل بعد یعنی تقریب کے ساتھ متصل شامل کردیا ہے ،اس میں اس کے متعلق دوسرے کئی اصول حدیث کے مسائل اور فن رجال وغیرہ کے متعلق کافی باتیں لکھی ہیں یہ رسالہ قابل دید ولائق مطالعہ ہے ۔

الحمد للہ صحیح بخاری میں جو شیعہ راوی ہیں وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہیں اور ان کی روایات بدعت کی مؤید بھی نہیں اور وہ فی نفسہ ثقہ وصدوق ہیں بلکہ کچھ روایات ان سے ایسی بھی مروی ہیں جو ان کی بدعت خلاف ہیں لہذا ایسے راویوں کی روایت میں کچھ حرج نہیں لہذا امام محدثین بخاری پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا ۔ تفصیل کے لیے اصول حدیث کی کتب کا مطالعہ کیا جائے ۔

باقی رہا امام نسائی کا معاملہ تو ان کے متعلق شیعہ ہونے کی بات کہنا بالکل غلط ہے اور امام موصوف پر اتہام ہے ۔ باقی امام صاحب نے جو کتاب خصائص علی لکھی ہے وہ اس لیے کہ ان کا کچھ ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا تھا جو علی رضی اللہ عنہ سے بالکل منحرف تھے اور ان کے متعلق ناشائستہ لفاظ کہتے تھے ،اس لیے اسے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کی مدافعت میں یہ کتاب لکھی اس کتاب میں کچھ احادیث صحیح تو کچھ ضعیف بھی مگر یہ تو محدثین کرتے آئے ہیں (کہ اپنی کتب صحیح وضعیف سب طرح کی احادیث درج کرتے ہیں) دیکھئے ترمذی ،ابن ماجہ ،ابوداود ان سب کتب میں کچھ احادیث صحیح ہیں تو کچھ ضعیف ۔

امام حاکم واقعتا شیعیت کی طرف مائل تھے جیسا کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تذکرة الحفاظ میں صراحت فرمائی ہے لیکن غالی شیعہ یا رافضی نہ تھے بلکہ صرف تفضیل کے قائل تھے اور حضرات شیخین کی بہت زیادہ تعظیم وتکریم کرنے والے تھے اور شیعیت اور رافضیت کا فرق میں اوپر درج کر آیا ہوں امام حاکم کا مقام حدیث میں بہت بلند ہے ،ان کے ترجمہ کو کتب تاریخ اور تذکرة الحفاظ میں دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ بڑے بڑے ائمہ اور حفاظ حدیث نے ان کی بہت ثناء بیان کی ہے باقی رہی ان کی کتاب المستدرک تو معلوم ہوتا ہے کہ انھیں اس کی تبییض ونظرثانی کا موقع نہیں مل سکا ،اس لیے اس میں کچھ منکر اور موضوع احادیث ہیں اس کے باوجود بھی اس میں کافی احادیث صحیح اور حسن ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ